سفری یادداشتیں

ترکی و ماریشس

نوراحمد شاہتاز

(دوسری قسط)

جزیرہ ماریشس، ایک ایسا خطہ زمین جس کے قدرتی حسن کا چرچا دنیا بھر میں ہے، جو بیرونی طور پر چاروں طرف سے پانی سے گھرا ہے اور اندرونی طور پر غلامی کی ایک درد بھری داستان لئے ہوئے ہے۔ ہندوستان سے اور بعض افریقی ممالک سے غریب لوگوں، کسانوں، ہاریوں اور کھیتوں پر کام کرنے والوں کو مہذب کہلانے والے گورے لوگ جھانسہ دے کر جہاں بحری جہازوں میں بھر کر لائے، انہیں غلام بنایا گیا اور ان سے جبری مشقت لی جاتی رہی۔ اس اذیت ناک دورِ غلامی کے مناظر اب بھی ماریشس کے ایک میوزیم میں محفوظ ہیں ...... ماریشس کی آزاد فضاؤں میں سانس لینے والی ان غلاموں کی موجودہ نسل جہاں اپنے آباء کی داستانِ خونچکاں اب بھی آپ کو بڑے کرب سے سناتی ہے۔

ماریشس کی آبادی جنوری ۲۰۱۷ کے ایک سروے کے مطابق 1 281 359 افراد پر مشتمل ہے۔ جن میں ۲۰۱۱ء کے سروے کے مطابق 48.54% ہندو ہیں جبکہ 31.70% عیسائی ہیں اور 17.3% مسلمان ہیں اور اکثر کا آبائی تعلق ہندوستان سے ہے۔ یہاں مسلمانوں کا ورود انگریزی تسلط کے دور ۱۸۱۰ء میں ہوا جنہیں ہندوستان سے مکار انگریز بحری جہازوں میں بھر کر لائے اور غلام بنا ڈالا۔ انسائیکلو پیڈیا لکھتا ہے:

Muslims constitute over 17.3 per cent of Mauritius population.[1]

Muslims of Mauritius are mostly of Indian descent. Muslims arrived to Mauritius during the British regime starting from 1810 as large scale indentured slaves from India.

موریشس نے ۱۹۶۸ میں آزادی حاصل کی۔ملکی آئین میں ملک کا کوئی مذہب ظاہر نہیں کیا گیا۔تاہم تمام مذاہب کو یہاں مذہبی آزادی حاصل ہے۔ہندوؤں کے مندر بے شمار ہیں،عیسائیوں کے متعدد چرچ ہیں تو مسلمانوں کی مساجد بھی کثیر تعداد میں ہیں۔ہر مذہب کے لوگ اپنے مذہبی تہوار بڑی شان وشوکت سے مناتے ہیں

۔

ہمارے سفر کے دوران ہندوؤں کا ایک تہوار بھی آن پڑا اور وہ تھا ۱۸ فروری کو مہا شیواراتی میلہ...... Mahashivaratri Festival جسے عرف میں بعض لوگ شبراتی کا میلہ بھی کہہ رہے تھے۔اس موقع پر ہندو برادری کے لوگ گرینڈ بیسن گنگا رتن تلاؤ جاتے ہیں۔ہم نے دیکھا کہ ہر طرف سے لوگ سڑکوں پر پیدل چل رہے ہیں،کسی نے شیوا جی کی کوئی تصویر اٹھا رکھی ہے تو کسی نے مورتی پکڑ رکھی ہے۔نوجوانوں کی ٹولیاں ریڑھیوں،ٹھیلوں،گاڑیوں،ٹرکوں میں بڑی بڑی مورتیاں لئے جا رہے ہیں،میلوں پیدل سفر ہو رہا ہے،بعض نے عقیدت میں جوتے بھی اتار رکھے ہیں۔مہاشیواراتی ہندوؤں کے ایک دیوتا کا نام ہے۔ہندوؤں کے دیگر تہوار دن میں ہوتے ہیں مگر شیوراتی کا تہوار رات کو ہوتا ہے۔ہزاروں کی تعداد میں لوگ رتن تلاؤ کے مقام پر جمع ہو کر رات بھر بھجن گاتے،اپنی مذہبی رسومات ادا کرتے اور اپنے پاپ دھونے اور اندھیروں کو اجالوں میں بدلنے کی دعائیں اور عہد کرتے ہیں۔

اس موقع پر کثرت کے ساتھ سڑکوں پر ان کے ہجوم دیکھ کر اور جو کچھ وہ سروں پر اور گاڑیوں پر اٹھائے ہوئے تھے دیکھ کر ایسا لگا جیسے محرم کے تعزیے ٹاور (کراچی) کی طرف جا رہے ہوں جہاں انہیں نیٹی جھٹی میں ٹھنڈا کیا جانا ہو۔ہم نے ہندو تعزیوں کی بہت سی تصویریں بنائیں جو سفری یادداشتوں پر مشتمل کتاب میں انشاء اللہ شامل کی جائیں گی تاکہ معلوم ہو سکے کہ ہمارے بعض لوگوں

اور ہندوؤں کی رسومات میں کتنی مماثلت ہے۔اور کیا کچھ ہم نے ہندوازم سے لے رکھا ہے جس کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں......

دیگر ملکوں کی طرح ماریشس میں بھی اسلامی ثقافت بتدریج گھٹ رہی ہے اور نوجوان مسلم اپنی اقدار سے دور ہو رہے ہیں۔مساجد میں ضعیف العمر لوگ زیادہ نظر آتے ہیں اور نوجوان بہت کم......ان کا ذوق صرف نعت خوانی کی حد تک باقی ہے۔ان کے اس طرز عمل کا رونا روتے ہوئے ای اخبار نے لکھا :۔

PORT-LOUIS, Mauritius, October 28 (IslamOnline.net) - The start of the Muslims holy fasting month of Ramadan on Sunday, October 27, brought to the fore the religious crisis of the 200,000-strong Muslim community of this Indian Ocean island.

Imam Hafiz Akbar Neeyamatkhan, of the Jamaah Naeemiah in Port-Louis, lamented that Mauritius Muslims lost enthusiasm in Ramadan.

"Fifteen years ago, Muslims were more religious, collaborated with each other, not only during Ramadan but during the whole year," he told IslamOnline.net.

"They were at the mosques for long hours. All this has disappeared. If the number of Muslims doing Ramadan has diminished, those who do it also are in a hurry to finish with it," he added.

This is due mainly, Neeyamatkhan asserted, to the lack of unity among the Muslim community which represents 18% of the 1.2 million population.

"Day by day, the Muslim is going away from Islam because his heart is getting attached to other materialistic things, most of them coming from the western civilization. He is living his religion with difficulty in such an atmosphere," maintained the

Imam.

He recalled that in the past mosques were always full during the whole year. "Today, not many Muslims go to the mosques." Another reason for the decline of Islam in Mauritius, Neeyamatkha underlined, is the lack of Islamic education despite "the large number of madrassahs and Islamic centers opened in several parts of the island."

"Islamic education has become less and less important for Muslims. Madrassas represent just a tradition for Muslim children. They do not learn Islam and its principles," he added.

Imam Neeyamatkhan said Muslim children were overburdened by private tuition which takes place after school hours, at a time when the courses at the madrassah start.

"Parents wish their children progress in western education and give less importance to Islamic values," he charged.

Imam Neeyamatkhan insisted that if such a situation persisted in the island, the future of Muslims would be worse.

"You just have to go around and look at the way young Muslim men and women get dressed these days. I do not force them to put the hijab or other Islamic dress, but they can at least cover their bodies conveniently. They are unrecognizable in their western dress," he said.

Maulana Jameel Chooramun, of Jamaat-ul-Ulama, also complained of lack of interest in Ramadan.

"It all depends on the family and how the children have been brought up by their parents. If parents have created a good image for roza (fasting) and the month of Ramadan, the children would definitely love Ramadan," he said.

On the beginning of Ramadan, Habib Ramhjeet, a resident of Plaine des Papayes, in the north of the island, replied: "Do it or not, it's the same thing....though I know that it's an important

event in the Islamic calendar."

Goolhamid Beegun, an Islamic scholar in the island, maintained that most Muslims in Mauritius live Islam only during Ramadan.

"Ramadan over, they finish with their religion, until next Ramadan" he added.

یہاں بھی رمضان کے علاوہ گویا مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے.................ماریشس کی مساجد کے ائمہ خطباء پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ نوجوان نسل کو دین کی جانب مائل اور راغب کرنے کا ہر وسیلہ بروئے کار لائیں، ورنہ آئندہ چند برسوں میں مسجدیں خالی ہونے لگیں گی آخر یہ ہزار دو ہزار بوڑھے اور کتنا عرصہ جئیں گے ؟۔ویسے ہی مسلم پاپولیشن کم ہے، اوران کے دنیا سے اٹھ جانے کے بعد مساجد کی حفاظلت وتحفظ بھی ایک مسئلہ بن سکتا ہے۔

ہماری اس رائے سے ماریشس کے مسلم لیڈرز، ائمہ کرام اختلاف بھی کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے خیال کے مطابق بہت کام ہورہا ہے اور وہ رات دن ایک کئے ہوئے مگر عملا صورتحال کچھ زیادہ امید افزانہیں......ڈومور کی شدید ضرورت ہے

۱۹ فروری اتوار......آج عصر بعد مفتی قدرت اللہ صاحب کے ہاں نورالحرم مسجد می جین (Medine) میں دعوت ہے بتایا گیا کہ یہاں پہلے سے ایک طے شدہ پروگرام میں شرکت کرنی ہے اور وہ ہے محفلِ عرس غوث اعظم وتعزیتی جلسہ بیاد پیر محمد علاؤالدین صدیقی نیریاں شریف ۔ جناب مفتی قدرت اللہ صاحب جو اس مسجد کے خطیب ہیں نے اس کا انعقاد کیا گیا ہے ۔ جناب مفتی قدرت اللہ صاحب، فاضلِ نوجوان ہیں، بہت کچھ کرنے کی فکر کے حامل، دیارِ غیر میں چراغِ علم روشن کئے بیٹھے ہیں۔ان کے ایک برادر(بزرگ) مولانا نصیراللہ صاحب یوکے میں ہوتے ہیں۔یہ حضرات دارالعلوم نعیمیہ کراچی کے فضلاء میں سے ہیں اور حضرت پروفیسر منیب الرحمٰن صاحب کی ان پر خصوصی نظر کرم ہے.....ہم حاضر وشامل محفل ہوگئے،عزیزم مفتی قدرت اللہ صاحب نے بڑی محبت سے پرتپاک استقبال کیا، اور راقم کو بھی گفتگو کی دعوت دی گئی۔ان کے پروگرام کے اشتہار میں بھی مقررین میں نام شامل تھا۔والہانہ استقبال اوران کی چاہت دیکھ کر یوں لگا جیسے ہم اپنے کسی

خاص الخاص عزیز کے ہاں مہمان بنے ہوں ۔جو کچھ اس وقت ذہن میں آیا حاضرین وسامعین کو کہہ سنایا۔اللہ رب العزت مولانا قدرت اللہ صاحب کا اقبال مزید بلند فرمائے ۔اور انہیں یہاں کے نوجوانوں میں ولولہ ءتازہ پیدا کرنے کی ہمت عطا فرمائے ......

MBC ماریشس براڈ کاسٹنگ کارپوریشن ، یہاں کا گویا ریڈیو پاکستان ہے، اس کے ایک نمائندہ جناب انور دست محمد صاحب سے پروگرام کے بعد یہیں ملاقات ہوئی، انہوں نے ایم بی سی کے لئے انٹرویو ریکارڈ کرانے کا کہا، اور اپنے گھر پر چائے کی دعوت دی۔

۲۰ فروری......پیر کے روز ہم نے بڑا لمبا دورہ کیا اور ماریشس کی ایک طویل (مدور) پٹی پر چلتے ہوئے باہر باہر سے آدھا ماریشس دیکھ ڈالا ہر جگہ ایک نیا منظر اور سہانا منظر..........راستے بھر سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کا ورد فی البدیہ زبان پر جاری رہا...... ماشاء اللہ مناظر ہی ایسے تھے ۔سڑک کے ایک طرف اجلا اجلا سمندر، تو دوسری جانب گھنے درختوں ، پھولدار پودوں ، لمبی لمبی خوبصورت بیلوں اور حسن وجمال کا مرقع پہاڑی سلسلہ چل رہا تھا۔ ہر پہاڑی کا اپنا ایک حسن، اور ہر نشیب میں بچھی ہوئی سبزے کی چادر کا اپنا ایک بانکپن، یہ مناظر دیکھ کر طبیعت بڑی ہشاش بشاش ہورہی تھی اور دل کہہ رہا تھا اللہ توفیق دے تو ہر سال کسی ایسے علاقہ کا وزٹ کرنا چاہئے اگرچہ وہ پاکستان ہی میں ہو، کہ اس سے بصارت کو تقویت اور دل کو راحت نصیب ہوتی ہے ۔ خاص طور پر ہم جیسے ذہنی طور پر مصروف رہنے والے لوگوں کو کچھ وقت ضرور ایسے پرفضا مقام پر گزارنا چاہئے ......

ان وادیوں اور آبشاروں کو دیکھ کر ہر سو سبزے کی بچھی ہوئی ردائے مخملیں دیکھ کر، اشجار سایہ دار دیکھ کر، ان اشجار پر چہچہاتے پرندوں کی کانوں میں رس گھولتی آوازیں سن کر اور ثمر بار درختوں کی شاخوں پر جھولتے اثمار کو دیکھ کر، جنت کے **فیھا فاکھۃ والنخل ذات الاکمام**، **رَفرف خُضر** ،اور **فرُش بطائنھا من استبرق** کے پرکیف مناظر کی طرف بار بار دھیان جاتا تھا اور دل کہتا تھا یہ مناظر اتنے حسین ہیں جن میں کوئی حور وغلماں نہیں تو وہ نظارے کیسے حسین ہوں گے جن میں غِلمان **لولوء منثورا** کی طرح ہر طرف بکھرے ہوں گے اور جہاں **قاصرات الطرف** ،**مقصورات فی الخیام** ہوں گی اور **کاسا کان مزاجھا زنجبیلا**، اور **کافورا** لئے موجود ہوں گی..........افسوس ہے اس مخلوق پر جس نے دنیا کے خوبرو نظاروں کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے اور اگلی زندگی کے لئے جو کچھ ان کے مالک وخالق نے بنا رکھا ہے اسے پانے کی جستجو ہی نہیں رہی...... یہ

سب تو اس لئے سجایا ہے کہ اِس کی شان دیکھ کر اُس کی جانب میلان ہو جو دائمی وابدی ہے یہ تو کُلُّ مَن عَلیھا فَان ہے......اور وہ خالدین فیھا ابدا کی نوید لئے ہوئے ہے۔اللہ رب العزت فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة کا احسان فرمادے تو کیا عجب..........وہاں کے نظاروں سے بھی لطف اندوز ہونے کا موقع مل جائے......

ہم نے آج کی سیر،لیب بوشو سے شروع کی ، لاغوش کیپلیئر La roche qui pleure گئے ، اغیبا ڈیگالے (Reviere D'es jaletes) سویاک بیلوم، Bel ombre بیچیکا، جبلِ لیموں (Le morne) Baie du cap, مون، Au گون ریویانو، Grand rivere) noir) ٹمارین، (Tammarrin) فکانفلک، (Flic en flac) وغیرہ سارے چھوٹے بڑے شہروں قصبوں اور دیہاتوں سے گزرتے چلے گئے۔

دوپہر کا کھانا یہاں فکانفلک میں ہم نے زوب ایکسپریس ہوٹل میں کھایا ....بنگالی اور ہندی اسٹاف.....عرب اور مغربی اسٹائل کے کھانے مگر ہندوستانی ذائقہ بھی موجود.....زوب سے ہمیں ایسا لگا کہ جیسے مالک بلوچستانی ہو؟ مگر بتایا گیا کہ وہ تونسی (Tunisian) ہے۔

پھر ہم نے وہ مشہور جبلِ لیموں دیکھا جہاں غلاموں نے کبھی خودکشی کی تھی.....بتایا گیا کہ کچھ غلام جو انگریزوں کے مظالم سے تنگ آکر بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے یہاں پناہ گزیں ہوئے مگر جب انہوں نے پولیس کو پہاڑ پر چڑھتے دیکھا تو گھبرا کر انہوں نے خود کو اس پہاڑ سے نیچے گرالیا.....وکی انسائیکلوپیڈیا لکھتا ہے:......

The mountain is considered a national holy monument bearing testimony to the slaves' quest and fights for freedom.

The early history of Mauritius is indissociably linked to slavery. During the Dutch and French periods many slaves were brought in, mainly from the African mainland and Madagascar, to transform this faraway uninhabited island into a thriving economy. They endured many hardships and corporal punishments while toiling the fields and building infrastructures. Unable to bear the physical and emotional atrocities inflicted upon them by their masters, many fled to the forests.

غلامی بھی کیا عجب شئی ہے کہ جس میں انسان اپنے کسی فعل کا مختار نہیں ہوتا، اور مجبورِ محض ہوتا ہے اللہ غلامی سے بچائے، کروڑوں درود ہوں اس محسنِ انسانیت ﷺ پر جس نے غلاموں کی آزادی کی داغ بیل ڈالی، خود غلام آزاد کیئے، غلام آزاد کرنے کی ترغیب دی اور انسانوں کو غلامی سے نجات دلائی۔

پیر کے روز بعد نماز مغرب ہماری ملاقات مولانا حیات نور نورانی صاحب سے ہوئی۔ مولانا کا تعلق کراچی سے ہے، دارالعلوم امجدیہ کے ایک نامور استاذ اور ہمارے انجمن طلبہ مدارس عربیہ کے ساتھی ،مولانا افتخار صاحب کے آپ براہ راست شاگرد رہے ہیں۔ ہماری ہی عمر کے بلکہ ہم سے زیادہ جوان ہوں گے اگرچہ ریش مبارک نے کتمانِ شباب کرکے شباب کو اجاگر کردیا ہے ......ان کے ایک صاحبزادے کا نام محمد احمد ہے بڑا اچھا قرآن پڑھتا ہے مغرب کی نماز اسی نے پڑھائی ...... دوسرے بیٹے (چھوٹے کا نام محمد برہان ہے)مولانا نورحیات خاں صاحب پہلے جامعہ علیمیہ فینکس (پورٹ لوئیس) میں پرنسپل تھے ......مگر پھروہاں سے چھوڑ کر اب جس مسجد میں ہیں اس کا نام حنفی مسجد ہے ۔بہت نفیس انسان ہیں......گفتگو شائستہ اور لہجہ نرم ....میرے تحریری کام سے واقف تھے ملاقات نہ تھی بہت خوش ہوئے اپنی خوشی کا اظہار ان الفاظ سے کیا، آپ کا نام تو بہت سنا تھا اور آپ کے بارے میں بھی بہت سن رکھا تھا مگر ملاقات نہ ہوئی تھی، الحمد للہ آج ملاقات بھی ہوگئی............ان کا ایڈریس ہے ۔

Allamah Maulana Hayat Noor Khan Noorani, Imam o Khateeb of Hanaffee Masjid Royal Road ,
Mensil, Mauritius. cell. 59129697

بڑا اکرام فرمایا اللہ ان پر اپنے کرم کی بارش فرمائے ......صاحبِ علم ومطالعہ ہیں، تصوف سے عملی رغبت ہے، اصلاح نوجواناں مشن ہے......پڑھاتے بھی ہیں، درس بھی دیتے ہیں، وعظ بھی فرماتے ہیں اور دیگر مصروفیات ومشاغل بھی ہیں......

۲۱ فروری منگل: دوپہر کے قریب ہم گھر سے روانہ ہوئے تاکہ ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے ماریشس کا باقیماندہ دورہ مکمل کیا جاسکے۔کل ہم نے تقریباً نصف مکمل کرلیا تھا۔چنانچہ ساحل کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل مقامات وزٹ کیئے ......ہم نے مے برگ سے سفر شروع کیا ، ویگاپو،

Vieux jrand port بوبو Bambous ، کٹ سیئر Quartrae soeurs ، دے خیا، Deux frere ، بیلیا، Bel air کے علاقے دیکھے، عصر کی نماز ہم نے جامع مسجد نورانی بیلیا کے علاقہ میں ادا کی جہاں ہماری ملاقات مولانا حسین لکیا صاحب سے ہوئی جو مولانا غلام نصیرالدین گولڑوی صاحب (شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور) کے شاگرد ہیں...... جامعہ نعیمیہ لاہور سے سند فراغ حاصل کی ......نورانی میاں کے مرید ہیں۔بیلیا کی اس مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ملنسار ہیں،اور منکسر المزاج بھی......اللہ ان کی خدماتِ دینیہ قبول فرمائے۔

مغرب میں ہمیں ایک جگہ (پائی) پہنچنا تھا مگر ہم لیٹ ہوگئے اور عشاء سے ذرا پہلے پہنچے، پائی میں مظفر صاحب کا گھر تھا جو کہ ٹریول ایجنٹ ہیں......ان کے والد عالم تھے اور نورانی میاں کے مرید۔

عشاء بعد ان کی مسجد میں بیان ہوا اس مسجد کا نام Musjid Quaderi Chishti, Camp Chapelon Pailles. ہے اور یہاں امام وخطیب مولانا شمیم سی گلام ہیں ...... یہ دارالعلوم نعیمیہ کراچی سے فارغ التحصیل ہیں۔اور مجھے پہلے سے جانتے ہیں........... یہاں راقم نے مال اور اولاد کے فتنہ (آزمائش) ہونے پر گفتگو کی۔

۲۲ فروری بدھ کے روز علی الصبح سنی رضوی سوسائٹی جانا ہوا جو مولانا ابراہیم خوشتر صاحب مرحوم کی قائم کردہ ہے ...... یہاں مولانا محمد آصف رضا برکاتی مصباحی صاحب سے ملاقات ہوئی جو ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں، لکھنے پڑھنے کا ذوق ہے کئی کتابیں لکھ چکے ہیں بعض کے تراجم کرچکے ہیں اور مزید کئی کتب کے تراجم پر کام کررہے ہیں۔ان کا خیال ہے کہ سنن ابن ماجہ کی شرح پر جو کام انہوں نے شروع کیا ہے وہ ۵۷ جلدوں میں مکمل ہوگا...... صاحب مطالعہ ہیں مجرد ہیں کام کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں تحریر کا خاص ذوق ہے۔کئی کتابیں لکھ چکے ہیں، یہاں سنی رضوی سوسائٹی کی مسجد میں امام وخطیب بھی ہیں......انہوں نے اپنی چند تحریریں تحفتاً عنایت کیں...... ماشاء اللہ علمی اور تحقیقی کام کررہے ہیں......

ان سے ملاقات کے بعد ماریشس کے ایک ہفت روزہ اخبار Star کے لئے کام کرنے والے جرنلسٹ جناب عبدالرحیم مرتضی صاحب سے ان کے گھر/آفس میں ملاقات ہوئی ......ان کا فون نمبر 57237225 ہے اور ان کا ای میل ہے armurtuza@gmail.com ان کے کارڈ

پر ان کا پتہ یہ درج ہے 8 Bis Rashid Khan Lane Coromandel Mauritius.

انہوں نے ہمارا ماریشس کے حوالہ سے ایک انٹرویو ریکارڈ کیا۔

بعد نماز مغرب حضرت علامہ مولانا حیات نور خاں نورانی صاحب کے ہاں کھانے کی دعوت تھی۔کھانے سے فراغت کے بعد ہم ایک اور پروگرام میں گئے جو دینِ محمدی مسجد کیوپپ (Curepipe) میں ہوا یہاں کے امام صاحب کا اسم گرامی مولانا محمد فہیم صاحب ہے۔ پروگرام کے دوران مولانا قاری مدنی صاحب ، اور مولانا راشد صاحب اور امام اختر صاحب بھی ملاقات کو آگئے ان کا تعلق کراچی سے ہے اور یہ یہاں ورلڈ اسلامک مشن کی ایک مسجد میں امام وخطیب ہیں۔یہاں خطاب کا موضوع تھا......حب رسول اوراس کے تقاضے......

۲۳ فروری جمعرات : صبح ہم ایم بی سی ریڈیو گئے جہاں سعود صاحب گنو سے ملاقات ہوئی جو ریڈیو میں اردو پروگرام...... شمع فروزاں کرتے ہیں......ہمیں اس کے لائیو پروگرام میں بطور مہمان مقرر شرکت کی دعوت دی گئی تھی، یہ پروگرام صبح گیارہ سے بارہ بجے تک چلتا ہے ......چنانچہ قاری عنایت اللہ سیالوی صاحب کے صاحبزادے قاری بلال کے ساتھ ہم شریک پروگرام ہوئے۔قاری بلال نے پروگرام کے آغاز میں بڑی خوبصورت آواز میں تلاوت کی ،ہم سے ماریشس کے دورے کے تاثرات بیان کرنے کو کہا گیا جو ہم نے بیان کردئے اور کچھ اصلاحی گفتگو بھی کی......

اس کے بعد ہم نے ماریشس یونیورسٹی اور ماریشس اوپن یونیورسٹی کا ایک سرسری وزٹ کیا۔

پھر ہم مولانا ابراہیم خوشتر کے مزار پر فاتحہ کے لئے گئے یہ Balle Pitot بالی پیٹو، پورٹ لوئیس میں واقع ہے۔

ہم نے ظہر کی نماز الاقصی مسجد میں ادا کی جہاں قاری مدنی صاحب سے ملاقات ہوئی ان کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے مرکز اورمکتبہ کا وزٹ کیا......جو پلین وئر، پورٹ لوئیس میں ہے۔مرکز کے ساتھیوں نے ہمیں ظہرانے کی دعوت دی تھی۔ان کا مرکز دیکھا ماشاء اللہ اگرچہ ابتدائی مراحل میں ہے مگر منظّم ہے۔اورکام کرنے والے جذبے سے کام کررہے ہیں......

اس وزٹ کے بعد قاری مدنی صاحب کے ہاں کچھ دیر قیلولہ کیا۔ ازاں بعد ہم مفتی محمد

اسحاق صاحب سے ملنے گئے جو جمعہ مسجد (جامع مسجد) کے خطیب ہیں اور کراچی سے تعلق رکھتے ہیں ۔مولانا اسحاق صاحب گویا ماریشس کے مفتی اعظم ہیں......ان کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں ،رویت ہلال کا انتظام بھی یہی فرماتے ہیں اورانہی کے اعلان پر یہاں رویت ہلال متعین ومعتبر ہوتی ہے ......یہ سرکاری طور پر بھی ماریشس میں مسلمانوں کے گویا امیر سمجھے جاتے ہیں ......خوبصورت وجیہ شخصیت ،سنت کے مطابق عمامہ ،چہرہ پرنور ،اندازتکلم عالمانہ متانت وسنجیدگی کے امین ......ملاقات کرکے بہت اچھا لگا کیونکہ سنجیدہ مزاج لوگ کم کم ہوتے ہیں ،اور جو ہوتے ہیں پھروہ بڑے کام کے ہوتے ہیں ......اللہ ان سے یہاں کام لے رہا ہے ......یہ بھی ہمارے انجمن طلبہ مدارس عربیہ کے دور کے ایک طالب علم ساتھی مولانا افتخار کے شاگردوں میں شامل ہیں ....امجدیہ میں پڑھا اور منتہی کتابیں تک پڑھ ڈالیں ......متعدد کتب کے مصنف ہیں ......یہاں ہم نے مغرب کی نماز ان کے ساتھ ادا کی ۔آپ نے ہمیں اپنے ادارے کے مختلف گوشے دکھائے اور یہاں کی علمی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی......

جمعہ مسجد کو ماریشس میں اہم مقام حاصل ہے اور یہ بھی یہاں کی تاریخی مساجد میں سے ایک ہے، وزارت سیاحت کی گائیڈ بک میں اس کے بارے میں حسب ذیل تعارف درج ہے ۔:

The Jummah Mosque in Port Louis was built in the 1850s and is described in the Ministry of Tourism's guide as one of the most beautiful religious buildings in Mauritius. All mosques are controlled by a board called waqf, also a form of charitable organization. The Waqf Board in Mauritisu was created in 1941 and it supervises the finances and administration of all the mosques. Each mosque has a manager named muttanwalli, elected by a congregation. The board helps executing funerals, imparting education in madraasas and all Islamic ceremonies. Major festivals like Bakrid, Eid and Muharram are celebrated with festive floats in the major mosques in the country.[9]

یہیں مولانا فقیہ علی نورانی سے ہماری ملاقات ہوگئی جن کا تعلق کینیا سے ہے اور مولانا نورانی کے مرید خاص ہیں اور دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی میں پڑھتے رہے ہیں ۔انہوں نے ہمارا

کتابچہ...... پندرھویں صدی کا مجدد کون......؟ پڑھ رکھا تھا بہت خوش ہوئے۔

عشاء کی نماز ہم نے مسجد الاقصی میں ادا کی......کون سی مسجد الاقصی، فلسطین والی ،نہیں ، بلکہ وہ جو پلین وئز میں ہے اور ماریشس کی سب سے پہلی جامع مسجد ہے......قاری مدنی صاحب یہاں امام ہیں ، بڑی خوش الحانی سے تلاوت کرتے ہیں ، ان کی اقتداء میں نماز ادا کر کے بڑا سرور وسکون محسوس ہوا، نوجوان ہیں ، اللہ ان کی جوانی میں مزید برکتیں عطا فرمائے ، ہم نے کہا قاری صاحب آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ ماریشس کی تاریخی مسجد کے امام ہیں ۔اللہ آپ کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے ......

یہ مسجد ۱۸۰۵ء میں Camp des Lascars میں قائم ہوئی ۔انسائیکلو پیڈیا کے بقول:

The first purpose-built mosque in Mauritius is the Camp des Lascars Mosque in around 1805. It is now officially known as the Al-Aqsa Mosque.

عشاء بعد یہاں ہمارا خطاب ہوا......مولانا شفیع صاحب سے بھی یہاں ملاقات ہوئی جو فرانس میں مسجد میں امام رہے ہیں اور ماریشس کے رہنے والے ہیں

جمعہ ہم نے جامع مسجد رونق الاسلام گرونے grand bay میں ادا کیا۔ اور راقم نے ادخلوا فی السلم کافۃ پر خطاب کیا...... یہاں کے خطیب صاحب مولانا معظم ہیں اور امام قاری بلال ہیں جو سنی جماعت القراء کے فعال رکن و منصب دار، قاری عنایت اللہ سیالوی صاحب کے بیٹے ہیں ۔ بہت خوبصورت آواز میں قواعد کی رعایت کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں ، بالکل نوخیز ہیں ،اچھی صلاحیتوں کے مالک ، اللہ ان کے علم وعمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے ۔

دوپہر کا کھانا مسجد کمیٹی کے متولی صاحب کے گھر پر تھا......یہ چار بھائیوں کا گھر ہے فہیم، کریم ، وسیم ،نسیم بھائی......اس مسجد کے سامنے ہی سمندر ہے اور یہ علاقہ سیاحوں کا خاص علاقہ ہے یہاں بہت عالیشان بنگلے بنے ہوئے ہیں جن کا کرایہ لاکھوں میں ہے......اکثر گھر فرانسیسی لوگوں نے اور بعض دیگر یوروپین ممالک کے لوگوں نے تعمیر کئے ہیں......موریشس کے قریب ایک اور چھوٹا جزیرہ ہے جہاں فرانس کی حکومت اب تک ہے، یہاں کے لوگ امیر ہیں اور اکثر موریشس میں آکر زمین جائیداد خریدتے بناتے ہیں۔

قاری مدنی صاحب کا اصرار تھا کہ ماریشس کی ایک ادبی سماجی وسیاسی شخصیت جناب شہزاد عبداللہ صاحب سے ملاقات کی جائے۔انہوں نے ملاقات کا وقت لیا اور ہمیں ان کے گھر لے گئے۔

شہزاد عبداللہ صاحب اردو اسپیکنگ یونین کے یہاں صدر ہیں۔فائینی کے علاقہ میں رہتے ہیں جو آتش فشاں کے قریب ہے یعنی Volcan کے پاس ولکن آتش فشاں کو کہتے ہیں۔جناب شہزاد عبداللہ ادبی ذوق رکھتے ہیں خود ایک پرچہ نکالتے ہیں اور فروغ اردو کے لئے کوشاں ہیں۔مشاعرے بھی کرواتے ہیں، مذہبی پروگرامز میں بھی حصہ لیتے ہیں اور ماریشس آنے والے اہل علم کو اپنے ہاں مدعو کر کے اکرام فرماتے ہیں......

۲۴ فروری ......جامع مسجد سیدنا ابوبکر صدیق Valle Pitot والی پیٹو میں اسلامی بینکاری پر بعد نماز عشاء لیکچر ہوا جو پاور پوائنٹ پر پریزنٹیشن کی صورت میں تھا اسلامک بینکنگ کے تعارف پر گفتگو رہی ...... یہاں ایک نوجوان عبداللہ جان محمد ہیں جو کمپیوٹر لیب انچارج ہیں انہوں نے بتایا کہ مولانا انس نورانی نے مسجد کی بالائی منزل پر کمپیوٹر لیب کا افتتاح کیا تھا، چنانچہ انہوں نے ہمیں وہ لیب دکھائی اور کہا کہ یہ لیب یہاں کے طلبہ کے لئے ہے جو بھی اس سے مستفید ہونا چاہے۔ان کا پتہ یہ ہے۔

5, Labourdonnais, street, Port Louis Mauritius.

230-52550009 230-2126000

اس مسجد میں مولانا محمد حسین صاحب امام ہیں، یہ بنگلور کے رہنے والے ہیں۔

بروز ہفتہ ۲۵ فروری صبح ہم بازار گئے جہاں کچھ شاپنگ کی ......بازاروں میں ہماری طرح بارگیننگ ہوتی ہے مگر کم ...... یہاں کا کاروبار زیادہ تر ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے تاہم کچھ تاجر مسلمان بھی ہیں ......بازار صبح سویرے کھل جاتے ہیں اور سرِ شام بند...... یہ ایک اچھی روایت ہے ......رات کو زندگی پرسکون ہوجاتی ہے۔اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں آرام فرما ہوجاتے ہیں......

عصر کے بعد ایک بزرگ عالم دین مولانا شمیم الازہری ملاقات کو تشریف لائے یہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں مرکزی جامع مسجد مورشس (جمعہ مسجد) میں دس بارہ سال امام رہے ہیں......ان کے ساتھ ان کے نواسے تھے۔شعیب خان ......

مولانا مغرب تک تشریف فرما ہوئے، بہت اچھی گفتگو رہی......اسلاف کی وضع قطع کے

نستعلیق بزرگ ہیں، اپنے تجربات سے آگاہ کیا......اور علمی موضوعات وفقہی مسائل پر گفتگو فرماتے رہے۔فارسی سے لگاؤ ہے۔مجھے ان کا مزاج بہت پسند آیا ورنہ آج اگر کسی عالم کے پاس بیٹھیں تو الا ماشاء اللہ اکثر کا حال یہ ہے کہ چندلمحوں میں سیاست کی، تجارت کی یا اور ادھر ادھر کی باتیں شروع ہوجاتی ہیں اور علمی گفتگو ختم۔یہ جب تک رہے علم اور علماء، کتاب اور اصحاب کتب کے بارے ہی میں گفتگو فرماتے رہے......اللہ ان کی عمر میں مزید برکتیں عطا فرمائے (آمین)

مغرب بعد ہم نے ائر پورٹ جانے کی تیاری کی اور تقریبا آٹھ بجے ہم ائر پورٹ پہنچے جہاں جاتے ہی لائن میں لگنا پڑا اور ہم آخری مسافر تھے جسے بورڈنگ پاس جاری کیا گیا......مولانا ناذیر(نذیر) اوران کے چھوٹے بھائی نفیس رخصت کرنے آئے......ان کے ایک بھائی اور ہیں جن کا نام ناجیب مشہور ہے اصلاً نجیب ہوگا۔

ترکش ائر لائن کی پرواز رات نو بج کر پندرہ منٹ پر ماریشس کے ہوائی اڈے سے روانہ ہوئی اور اس نے ہمیں اگلی صبح چھ بجے ترکی کے اتاترک ائر پورٹ استانبول پہنچا دیا۔

یوں ہمارا ماریشس کا مصروف ترین دورہ رہا اور اس میں خوب سیر وسیاحت کا موقع ملا اوریہی مقصود بھی تھا......اس دوران جو دینی پروگرام اور علماء سے ملاقاتیں ہوگئیں وہ کارِثواب رہیں اللہ ہمارے میزبان محترم کو اجرین کثیرین عطا فرمائے، مسلسل کئی روز تک اپنی گاڑی میں ہمیں مختلف مقامات کی سیر کے لئے لے جاتے رہے اور گھر پر قیام وطعام کا اہتمام بھی کئے رکھا............الحمد للہ یہ ایک بھرپور وزٹ تھا اور اس سے ماریشس کو دیکھنے اور یہاں کے حالات کو سمجھنے کا موقع ملا......اس وزٹ پر ہمارے کل ایک لاکھ بیس ہزار روپے خرچ ہوئے۔اورالحمد للہ اس سفر کے دوران ہم نے دینی پروگراموں کا کسی سے کوئی معاوضہ یا رواجی ہدایا نہیں لئے۔اگر کسی نے دینے کی کوشش بھی کی تو اسے اپنے میزبان کے حوالہ کردیا۔اور رب کریم کا شکرادا کیا کہ اس نے اس کی توفیق بخشی۔

(نوٹ: عین ممکن ہے کہ ان سفری یادداشتوں میں کسی مقام، شخصیت یا پروگرام کا ذکر تذکرہ سہوا رہ گیا ہو، جو یاد تھا تحریر کردیا، اگر کوئی بات رہ گئی ہوتو توجہ دلانے پر شامل کی جاسکتی ہے، معلومات میں کوئی بات نادرست ہوتو اطلاع پراسے درست کیا جاسکتا ہے۔)